احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 27 مارچ 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 27 مارچ 2013ء 14 جمادی الاول 1434 ہجری 27/امان 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 70

غریب الوطن کی موت

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غریب الوطن مسافر کی موت بھی (ایک طرح کی) شہادت ہوتی ہے۔

(المعجم الکبیر طبرانی جلد11 صفحہ 246 مکتبہ العلوم والحکم موصل 1983ء)

ارشادات عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سفر کے ارادہ سے جب اونٹ پر بیٹھ جاتے تو تین بار تکبیر کہتے اور پھر یہ دعا مانگتے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع فرمان کیا حالانکہ ہم میں اسے قابو میں رکھنے کی طاقت نہیں تھی۔ ہم اپنے رب کی طرف جانے والے ہیں۔

اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کے طلبگار ہیں اور ایسے عمل کی توفیق چاہتے ہیں جس سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! تو اپنی خیر خواہی کے ساتھ ہمارا رفیق سفر ہو جا، اور ہمیں اپنے عہد و پیمان کے ساتھ واپس لوٹانا۔ اے اللہ! زمین کو ہمارے لئے سمیٹ دے۔ اے اللہ ہم پر یہ سفر آسان کر دے اور زمین کی دوری کو ہم سے لپیٹ دے۔ اے اللہ! سفر میں بھی تو ہی ساتھی ہے اور گھر میں بھی تو ہی جانشین ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت، کسی اندوہناک منظر، اور گھر بار کے لحاظ سے بری واپسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

پھر جب آپؐ سفر سے واپس آتے تو یہی دعا مانگتے اور اس میں یہ زیادتی فرماتے۔ ہم واپس آئے ہیں توبہ کرتے ہوئے، عبادت گزار اور اپنے رب کی تعریف میں رطب اللسان بن کر۔

(مسلم کتاب الحج باب مایقول اذا رکب الی سفرالحج حدیث نمبر 2392)

حضرت خولہ بنت حکیمؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص کسی مکان میں رہائش اختیار کرتے یا کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا مانگے۔ ''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اور اس شر سے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے، پناہ چاہتا ہوں۔ تو اس شخص کو یہاں کی رہائش ترک کرنے یا اس جگہ سے کوچ کرنے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

(مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من سوء القضاء حدیث نمبر: 4880)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو سفر میں رات آ جاتی تو یہ دعا کرتے۔

اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ میں تیرے شر سے اور تیرے اندر موجود شر اور تمام مخلوق اور جانوروں کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں میں شیر اور خوفناک اژدھا نیز ہر قسم کے سانپ اور بچھو سے اور اس شہر کے رہنے والوں اور ہر والد اور اس کی اولاد سے بھی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(سنن ابو داؤد کتاب الجہاد باب ما یقول اذا نزل المنزل حدیث نمبر: 2236)

دین کی روح پیدا کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

''طلباء کو چاہئے اپنے اندر دین کی روح پیدا کریں۔ میں نے پہلے ایک بار توجہ دلائی تھی تو اس کا بہت اثر ہوا تھا۔ بعض طلباء جو داڑھیاں منڈاتے تھے انہوں نے رکھ لیں۔ بعض سگریٹ پیتے تھے انہوں نے چھوڑ دیئے۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے پھر یہ وبائیں پیدا ہو رہی ہیں۔ پس میں پھر انہیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی اصلاح آپ کریں۔''

(الفضل 17 جنوری 1930ء صفحہ 7)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

آرتھوپیڈک سرجن کی آمد

مکرم ڈاکٹر مرزا امین بیگ صاحب آرتھوپیڈک سرجن آف امریکہ فضل عمر ہسپتال میں مورخہ 3 اور 4/اپریل 2013ء کو مریضوں کا معائنہ اور علاج معالجہ کریں گے۔ احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ وہ موصوف ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

کار برائے فروخت

جماعتی ادارہ کے زیر استعمال ایک عدد ٹیوٹا کرولا 2.0D (ڈیزل) کار ماڈل 2010ء رنگ سفید رجسٹرڈ اسلام آباد اچھی حالت میں برائے فروخت ہے۔

مزید معلومات کیلئے:۔ مظفر احمد قمر

0321-6713023، 0333-6713023

مشعل راہ

بیوت الذکر کے آداب اور تطہیر کا حکم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ترجمہ: اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید کی کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لئے خوب پاک و صاف بنائے رکھو۔ (البقرۃ:126)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اپنی (بیوت) سے دور رکھو اپنے چھوٹے بچوں کو اور اپنے مَجَانِیْن (دیوانوں) کو اور اپنی خرید و فروخت کو اور اپنے جھگڑوں کو اور اپنی آواز کو بلند کرنے کو اور اپنی حُدود کی تَنفِیْذ کو اور اپنی تلواریں کھینچنے کو اور (بیوت) کے دروازوں پر (یعنی ان کے قریب) طہارت خانے بناؤ نیز جُمعوں (یا اجتماع کے موقع) پر ان میں خوشبودار دھونی دو۔

(سنن ابن ماجہ کتاب المساجد و الجماعت باب مایکرہ فی المساجد)

جو شخص پیاز، لہسن یا کوئی بدبودار چیز کھائے وہ ہماری (بیت) کے قریب نہ آیا کرے کیونکہ فرشتوں کو بھی اُس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب نہی اکل الثوم)

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور خوب اچھی طرح سے پاکیزگی اختیار کرے اور تیل استعمال کرے یا گھر میں جو خوشبو میسر ہو، استعمال کرے، پھر نماز جمعہ کے لئے نکلے اور مسجد میں پہنچ کر دو آدمیوں کے درمیان میں گھس کر نہ بیٹھے۔ پھر جتنی ہوسکے نفل نماز پڑھے اور جب امام خطبہ شروع کرے تو خاموش سنتا رہے تو اس کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک سارے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں''۔

(بخاری کتاب الجمعۃ باب الدھن للجمعۃ)

حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ''جب امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو اور تُو اپنے پاس بیٹھے آدمی سے کہے کہ 'خاموش ہوجا' تو تُو نے خود ایک لغو حرکت کی''۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعۃ باب الانصاب یوم الجمعۃ والامام یخطب)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

(بیوت) کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 491)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب (بیت) میں آئے اور جماعت ہو رہی ہو تو وقار اور سکینت سے آئے اور ادب کرے۔ جیسا کہ کسی شہنشاہ کے دربار میں داخل ہوتا ہے۔

(حقائق الفرقان جلد 1 صفحہ 221)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

أَنْ طَهِّرَا بَيْتِي : کہ تم دونوں میرے گھر کو پاک کرو اور اسے ہر قسم کے عیبوں اور خرابیوں سے بچاؤ... اس سے مراد ظاہری صفائی بھی ہے جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ (بیوت) کو صاف رکھو اور اس میں عُود وغیرہ جلاتے رہو اور اس سے باطنی صفائی بھی مراد ہوسکتی ہے۔ یعنی (بیت) کی حرمت کا خیال رکھو اور اس میں بیٹھنے کے بعد لغویات سے کنارہ کش رہو۔

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 170)

فرمایا: لُغت کی رُو سے بھی نجاستِ ظاہری اور باطنی دونوں کو دُور کرنے کیلئے تَطْهِير کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 170)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

سب سے زیادہ توجہ کا مرکز اللہ کا گھر ہونا چاہئے کسی محلے میں کسی شہر میں اور ساری جماعت کو اس کو پاکیزہ رکھنے میں اور اسے زینت بخشنے میں حصہ لینے کی اس طرح کوشش کرنی چاہئے کہ اگر حصہ ملے تو اپنا اعزاز سمجھے اگر حصہ نہ ملے تو محرومی سمجھے۔ (خطبات طاہر جلد 6 صفحہ 529)

فرمایا:

خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ ......

(الاعراف:32) کہ اے مومنو! تم ہر (بیت) میں اپنی زینت خود ساتھ لے کر جایا کرو۔...... خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ سمجھایا کہ...... تم مہمان ہو اور میں تمہارا میزبان ہوں۔ میرا گھر ہے جس میں تم آرہے ہو اس لئے میں ہر ایک سے حسب مراتب کے مطابق سلوک کروں گا۔ تمہاری زینتوں کو دیکھا جائے گا کہ تمہاری کتنی قدر ہونی چاہئے اس (بیت) میں۔ تم اپنی قیمت خود بڑھانے والے ہو گے اور جتنی اپنی قیمت اُونچی کرتے چلے جاؤ گے اتنا ہی اس میزبان کو زیادہ قدردان پاؤ گے۔

(خطبات طاہر جلد 8 صفحہ 157، 158)

ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

ہمارا (بیوت) میں آنا ہمارے ماحول کے لئے خیر و برکات کا باعث ہو۔ نہ کہ دُکھ اور تکلیف کا۔ (خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 348)

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو تو بات کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ بعض لوگ اپنے بچوں کو خطبے کے دوران منہ سے بول کر روک ٹوک کر رہے ہوتے ہیں۔...... اگر کبھی ساتھ بیٹھے ہوئے بچے کو یا کسی دوسرے شخص کو خاموش کروانا پڑے تو اشارہ سے سمجھانا چاہئے، منہ سے کبھی نہیں بولنا چاہئے۔ (خطبات مسرور جلد اول صفحہ:489)

فرمایا: ''اتنے چھوٹے بچوں کو (بیت الذکر) میں نہیں لانا چاہئے جس کی بالکل ہوش کی عمر نہ ہو اور ان کے رونے سے دوسرے نمازیوں کی عبادت میں خلل واقع ہوتا ہو''۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 365)

نیز فرمایا:

''نمازوں کے دوران اپنے موبائل فون بھی بند رکھیں۔ بعضوں کو عادت ہوتی ہے کہ فون لے کر نمازوں پر آجاتے ہیں اور پھر جب گھنٹیاں بجنا شروع ہوتی ہیں تو بالکل توجہ بٹ جاتی ہے نماز سے''۔

(خطبہ جمعہ 8 جولائی 2003ء خطبات مسرور جلد 1 ص 195)

فرمایا: ''سب سے اہم عمارات (بیوت الذکر) ہیں۔ (بیوت الذکر) کے ماحول کو بھی پھولوں، کیاریوں اور سبزے سے خوبصورت رکھنا چاہئے، خوبصورت بنانا چاہئے اور اس کے ساتھ ہی (بیت الذکر) کے اندر کی صفائی کا بھی خاص اہتمام ہونا چاہئے ...... صفیں اُٹھا کر صفائی کی جائے ...... دیواروں پر جالے بڑی جلدی لگ جاتے ہیں، جالوں کی صفائی کی جائے۔ پنکھوں وغیرہ پر مٹی نظر آرہی ہوتی ہے وہ صاف ہونے چاہئیں۔ غرض جب آدمی (بیت الذکر) کے اندر جائے تو انتہائی صفائی کا احساس ہونا چاہئے کہ ایسی جگہ آگیا ہے جو دوسری جگہوں سے مختلف ہے اور منفرد ہے اور جن (بیوت الذکر) میں قالین وغیرہ بچھے ہوئے ہیں وہاں بھی صفائی کا خیال رکھنا چاہئے۔ لمبا عرصہ اگر صفائی نہ کریں تو قالین میں بُو آنے لگ جاتی ہے، مٹی چلی جاتی ہے۔ خاص طور پر جمعے کے دن تو بہرحال صفائی ہونی چاہئے اور پھر حدیثوں میں آیا ہے کہ دُھونی وغیرہ دے کر ہوا کو بھی صاف رکھنا چاہئے''۔

(خطبہ جمعہ 23/اپریل 2004ء خطبات مسرور جلد 2 ص 272)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ بیوت کی تَطْهِير کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کتب کے پھیلاؤ کی تحریک

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''یہ زمانہ نشر و اشاعت کا ہے جس ذریعہ سے ہم آج (دین) کی مدد کر سکتے ہیں وہ یہی ہے کہ صحف و کتب کی اشاعت پر خاص زور دیں اگر ہر جماعت میں حضرت مسیح موعود کی کتب کی ایجنسیاں قائم ہوجائیں تو یقیناً بہت فائدہ ہوسکتا ہے۔''

(رپورٹ مجلس مشاورت 1929ء ص 247)

عام طور پر ہماری کتابیں گراں ہوتی ہیں اور اس وجہ سے لوگ ان کی اشاعت نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے ایک طرف تو میں نظارت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ کتابوں کی قیمتوں پر نظر ثانی کرے اور قیمتیں اس حد پر لے آئے کہ ان انجمنوں کو جو ایجنسیاں لیں کافی معاوضہ بھی دیا جا سکے اور نقصان بھی نہ ہو اور دوسری طرف احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بھی اس بارے میں فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

(الفضل 29 مارچ 1929ء ص 6)

پھر بہار آگئی

اٹھو دوستو پھر بہار آ گئی
کہ پھر رحمتِ کردگار آ گئی
زمانہ کہ ظلمت سے تھا گھر گیا
اسی نے ہے انوار سے بھر دیا
وہ نور زمانہ وہ میرا مسیح
دعائے یگانا وہ میرا مسیح
جواہر خزینہ وہ میرا مسیح
نگار و نگینہ وہ میرا مسیح
یکا یک جہاں پہ نکھار آ گیا
گلستاں میں یارو نگار آ گیا
یہ جذب دروں ہے یہ جذب وفسوں
کوئی کام دکھلا گیا یہ جنوں

امین اللہ خان سالک

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابانؓ بن سعید الاموی قریشیؓ

حضرت ابانؓ کے والد سعید بن العاص الاموی کنیت ابواحیحہ تھی۔ داداعاص بدر میں حضرت علیؓ کے ہاتھوں مارے گئے تھے۔ان کی والدہ ھند بن مغیرہ مخزومیہ یا صفیہ خالدؓ بن ولید کی پھوپھی تھیں۔ پانچویں پشت میں عبدمناف پر رسول اللہ ﷺ سے ان کا نسب مل جاتا ہے۔ابان کے دو بھائیوں خالد اور عمرو نے ابتدائی زمانہ میں اسلام قبول کرلیا تھا اور حبشہ کی طرف ہجرت کی سعادت پائی۔ جبکہ دو بھائی عاص اور عبیدہ بدر میں مارے گئے۔

ابانؓ بھی آغاز میں اسلام کے سخت مخالف تھے۔ بھائیوں کے قبول اسلام پر ابّان کو سخت صدمہ پہنچا جس کا اظہار انہوں نے اپنے اشعار میں یوں کیا۔

اَلَالَیتَ مَیتاً بِالظَّرِیبَةِ شَاھِدٌ
لِمَایَفتَرِی فِی الدِّینِ عَمرٌو وَّ خَالِدٌ
اَطَاعَامَعاً اَمرَا النِّسَاءِ فَاَصبَحَا
یُصِیبَانِ مِن اَعدَائِنَا مَن یُکَایِدُ

یعنی اے کاش! ظریبہ مقام پر مدفون ہمارے آباؤاجداد اس جھوٹ وافتراء کو دیکھ لیتے جو عمرو اور خالد نے کیا ہے تو کتنا برا مناتے۔ان دونوں نے عورتوں والا کمزور دین قبول کرلیا اور ہمارے دشمنوں کے معاون ومددگار ہوگئے جو مخالفانہ تدبیریں کرتے رہتے ہیں۔

اس کے جواب میں ان کے مسلمان ہونے والے بھائی عمروؓ نے بھی کیا خوب کہا

یَقُولُ اِذَا شَکَت عَلَیهِ اُمُورُہ
اَلَالَیتَ مَیتًا بِالظَّرِیبَةِ یَنشُرُ
فَدَع عَنکَ مَیتاً قَدمَضٰی لِسَبِیلِہٖ
وَاقبَلُ عَلَی الحَیِّ الَّذِی ھُوَاَقفَرُ

یعنی جب ہمارے بھائی کے حالات اس کے مخالف ہوتے ہیں تو وہ کہہ اٹھتا ہے کہ کاش! ظریبہ میں مدفون شخص زندہ ہوکر دیکھے۔اے ہمارے بھائی! ان مردوں کے ذکر کو چھوڑو جو اپنی راہ پر روانہ ہوچکے اوران زندوں پر توجہ کرو جو وطن سے بےوطن ہوچکے ہیں۔

حضرت ابانؓ نے حدیبیہ اور خیبر کے درمیان اسلام قبول کیا۔ اس کا سبب یہ واقعہ ہوا کہ وہ تجارت کے لئے ملک شام کو گئے۔وہاں ایک راہب سے ملاقات ہوئی اس سے رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں مشورہ کیا اور بتایا کہ میں قریش سے ہوں اور ہم میں سے ایک شخص ظاہر ہوا ہے جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کی طرح رسول اللہ ہونے کا دعویدار ہے۔ اس نے پوچھا تمہارے صاحب کا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا محمدؐ۔ راہب نے رسول اللہ ﷺ کی تمام صفات آپ کی عمر اور نسب سب بیان کر دیئے تو ابان نے کہا یہ درست ہے۔اس پر راہب نے کہا کہ یہ شخص پہلے عرب پر پھر ساری دنیا پر غالب آئے گا پھر ابان سے کہا کہ اس نیک شخص کو میرا سلام کہنا۔ ابانؓ جب مکہ آئے تو رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں تازہ احوال پوچھے مگر خلاف معمول آپ کی مخالفت میں کوئی بات نہیں کی۔ یہ حدیبیہ کے قریب کا واقعہ ہے پھر حضور ﷺ حدیبیہ تشریف لائے اور واپس مدینہ گئے تو ابانؓ بھی پیچھے مدینہ پہنچے اور اسلام قبول کرلیا۔

(اسد الغابہ جلد 1 ص 36)

فتح خیبر کے بعد رسول کریم ﷺ نے حضرت ابانؓ کی سرکردگی میں ایک مہم نجد کی طرف بھجوائی۔ یہ دستہ فتح خیبر کے بعد واپس لوٹا تو حضرت ابوہریرہؓ نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں اپنی رائے پیش کی کہ فتح خیبر کے مال غنیمت سے ان لوگوں کو حصہ نہیں ملنا چاہیے۔جس پر ابانؓ ناراض ہوئے۔ رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا اور پھر ان کیلئے غنائم خیبر سے حصہ نہیں نکالا۔

(ابن حبان جلد 4 ص 336)

دوسری روایت میں یہ تفصیل ہے کہ حضرت ابانؓ بن سعید رسول کریم ﷺ کی خدمت میں فتح خیبر کے بعد حاضر ہوئے۔ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کے رنگ میں عرض کیا کہ ابانؓ ایک مسلمان ابن قوقلؓ کا قاتل ہے۔(ابن قوقلؓ بدر میں ابان کے ہاتھوں شہید ہوئے تھے) حضرت ابانؓ نے جواب صدق دل سے اسلام قبول کر چکے تھے کمال سردارانہ ذہانت اور حاضر جوابی سے اپنا موقف یوں پیش کیا کہ مضمون الٹ کر رکھ دیا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے کہنے لگے تمہارے جیسے شکایت کرنے والے شخص پر مجھے تعجب ہے جو دور کہیں ضان کے پہاڑ سے اتر کر آیا ہے اور مجھ پر ایک ایسے کی موت کا الزام لگا رہا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں مرتبہ شہادت عطا کر کے عزت وکرامت عطا فرمائی اور اسے اس بات سے روک دیا کہ میں اس کے ہاتھ سے ہلاک ہوکر ذلیل ہوں۔'' (بخاری کتاب المغازی)

غزوۂ حدیبیہ کے موقع پر اہل مکہ کو صلح پر آمادہ کرنے کیلئے رسول کریم ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو اپنا سفیر بنا کر مکہ بھجوایا۔اس موقع پر حضرت ابانؓ بن سعید نے حضرت عثمانؓ کو اپنی امان میں لیا اور پورے اعزاز واکرام سے مکہ لائے۔ وہ اپنی خاندانی اور ذاتی شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی سواری سے اتر آئے۔ حضرت عثمانؓ کو زین پر اپنے آگے سوار کیا اور خود ان کے پیچھے بیٹھے اور انہیں پیشکش کی کہ مکہ میں آپ جہاں چاہیں جائیں۔اب آپ بنوسعید کی امان میں ہیں جنہیں حرم میں عزت کا مقام حاصل ہے۔ حضرت ابانؓ کی پناہ میں حضرت عثمانؓ نے رسول کریم ﷺ کا پیغام اہل مکہ کو پہنچایا۔ ابوسفیان اور دیگر سرداران قریش سے ملاقاتیں کیں۔ انہوں نے حضرت عثمانؓ کو طواف کعبہ کی بھی پیشکش کی مگر حضرت عثمانؓ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے بغیر طواف نہیں کرسکتا۔

(استیعاب جلد 1 ص 159، مسند احمد حدیث مسور)

رسول کریم ﷺ نے فتح بحرین کے بعد جب وہاں کے حاکم علاء بن حضرمی کی معزولی کے بعد حضرت ابانؓ کو وہاں کا حاکم مقرر فرمایا۔ رسول کریم ﷺ کی وفات تک یہ وہاں حاکم رہے پھر مدینہ واپس آگئے۔

حضرت ابوبکرؓ نے دوبارہ وہاں بھجوانا چاہا تو پہلے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد مجھے اس کام پر نہ لگائیں تو بہتر ہے۔ مگر پھر خلیفہ وقت کی خواہش پر یمن کے ایک حصہ کے والی کے طور پر کام کیا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ تک یہ خدمت انجام دیتے رہے۔

(اصابہ جز 1 ص 10، اسد الغابہ جلد 1 ص 37)

وہ ایک ذہین اور عادل حاکم تھے۔ولایت یمن کے زمانہ کا واقعہ ہے۔ ان کے پاس فیروز نامی ایک شخص نے اپنے کسی عزیز ''دادویہ'' کے قتل کا مقدمہ پیش کیا جسے قیس بن مکشوح نے قتل کیا تھا۔ حضرت ابانؓ نے قیس کو طلب کرکے پوچھا کہ کیا تم نے کسی مسلمان شخص کو قتل کیا ہے۔ اس نے بتایا کہ ''اول تو دادویہ مسلمان نہیں تھا۔ دوسرے میں نے اسلام سے پہلے اسے اپنے والد اور چچا کے قتل کے بدلے میں مارا تھا۔''

اس پر حضرت ابانؓ نے اپنی تقریر میں یہ مسئلہ کھول کر لوگوں کے سامنے بیان کیا کہ رسول کریمؐ نے جاہلیت کے تمام خون بہا معاف اور کالعدم قرار دے دئے تھے۔اب اسلام کے زمانہ میں جو شخص کسی جرم کا مرتکب ہوگا ہم اس پر گرفت کریں گے۔ پھر حضرت ابانؓ نے قیس سے کہا کہ میں یہ فیصلہ تمہیں لکھ کر دیتا ہوں۔ یہ تحریری فیصلہ امیر المومنین حضرت عمرؓ کی خدمت میں پیش کرکے توثیق کروالو۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں یہ معاملہ پیش ہوا تو انہوں نے اس کی توثیق فرمائی۔

(اصابہ جز 1 ص 10,11)

حضرت عثمانؓ کی ہدایت پر حضرت ابّانؓ کے سپرد یہ اہم خدمت بھی ہوئی کہ وہ حضرت زیدؓ بن ثابت کو مصحف عثمانؓ کے مطابق قرآن شریف کی املاء کرائیں۔ یہ خدمت بھی انہوں نے احسن رنگ میں انجام دی۔ (استیعاب جلد 1 ص 160)

حضرت ابّانؓ کی وفات کے بارہ میں اختلاف ہے۔ایک روایت کے مطابق 13ھ میں جنگ اجنادین میں، دوسری روایت کے مطابق 15ھ میں جنگ یرموک میں اور تیسری روایت کے مطابق 29ھ میں حضرت عثمانؓ کی خلافت میں وفات ہوئی۔ یہ آخری روایت نسبتاً زیادہ قرین قیاس ہے۔ کیونکہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں انہیں قرآن شریف کی خدمت کی سعادت ملنے کا ذکر موجود ہے۔ (اسد الغابہ جلد 1 ص 37)

اخلاق عالیہ کی ایک جھلک

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب بیان فرماتے ہیں:۔

حضرت اقدس مسیح موعود کے اخلاق حسنہ کا یہ حال تھا کہ قادیان کے جو لوگ ہر وقت آپ کے خلاف دشمنی کرنے میں مصروف رہتے تھے اور کوئی دقیقہ فروگذاشت کو نہ چھوڑتے تھے وہ بھی جب آپ کے آستانہ پر آئے اور دستک دی۔ تو میں نے دیکھا کہ آپ ننگے سر ہی تشریف لے آئے اور دیکھتے ہی نہایت تلطف اور مہربانی سے اس کے سلام کا جواب دے کر پوچھتے آپ اچھے تو ہیں اور اس کے سارے گھر کا حال پوچھ کر پھر آپ فرماتے آپ کیسے آئے۔ پھر وہ اپنی ضرورت کو پیش کرتا تو آپ اس کی ضرورت سے زیادہ لاکر دیتے اور فرماتے اگر اور ضرورت ہو تو اور لے جائیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے قادیان کا ایک ہندو آیا اور اس نے آپ کو ایک لڑکی کی معرفت بلوایا۔ جب آپ دروازہ میں تشریف لائے تو اس نے سلام کرکے آپ سے ایک دوائی طلب کی۔ آپ نے فرمایا ہاں ہے میں اس کو ایسی ہی ضرورت کے لئے منگوا کر رکھ لیتا ہوں۔ تا ضرورت کے وقت کام آجائے۔ فرمایا آپ شیشی لائے۔ اس نے کہا میں لے آتا ہوں۔ آپ نے فرمایا نہیں میں شیشی لے آتا ہوں۔ حکیم صاحب سے کہیں جتنی ضرورت ہو لے لیں۔ پھر شیشی دے جائیں۔ یہ تھے آپ کے اخلاق میرے دوستو۔ دوستوں سے تو ہر شخص محبت کیا ہی کرتا ہے۔ مگر دشمنوں سے محبت کرنی یہ اخلاق ہے۔ اخلاق ہی سے انسان خدائے ذوالجلال کا مظہر بھی بن سکتا ہے۔ اگر انسان میں اخلاق ہی نہیں۔ وہ انسان کہلانے کا مستحق ہی نہیں۔ میرے دوستو حضرت اقدس مسیح موعود کے اخلاق ہی تھے۔ جن کو میں سن کر ہی آپ پر فدا ہو گیا تھا اور جب یہاں آکر اپنی آنکھوں سے آپ کے پاک اخلاق دیکھے تو میں آپ ہی کا ہورہا۔

(الحکم 7 نومبر 1940ء)

مکرم طارق حیات صاحب

براعظم آسٹریلیا کے قدیم مذاہب

ان کے عقائد، تعلیمات اور رسوم ورواج کا مختصر تذکرہ

(قسط اول)

براعظم آسٹریلیا کے قدیم مذاہب کی تاریخ وتعارف کے سلسلہ میں سب سے اہم امر یہ ہے کہ روئے زمین پر انسانی آبادی اور انسان کی معاشرتی زندگی کے موضوع پر تحقیق کرنے والے ماہرین کو اپنے نظریہ کہ ''انسان میں مظاہر قدرت کی پرستش سے خدائے واحد پر ایمان پیدا ہوا ہے'' کے لئے اس براعظم سے کوئی تائیدی شواہد نہیں ملتے بلکہ اس کے برعکس ہستی باری تعالیٰ کے اقرار کے نظریہ کی تصدیق ہوتی ہے۔

Wikipedia کے نام سے قائم ''آن لائن انسائیکلوپیڈیا'' کے مطابق براعظم آسٹریلیا میں تقریباً اڑتالیس ہزار (48,000) سال قبل تک ''مقامی آبادی'' کا سراغ ملتا ہے یہ 76 لاکھ 17 ہزار 930 مربع کلومیٹر رقبہ پر پھیلا ہوا دنیا کا چھٹا بڑا ملک ہے۔

''الہام، عقل، علم اور سچائی'' کے مصنف حضرت مرزا طاہر احمد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع لکھتے ہیں:

''یہ وہ براعظم ہے جس کی ثقافت، معاشرت اور مذہبی تاریخ کم از کم پچیس ہزار سال پر پھیلی ہوئی ہے اور بہت سے محققین کے نزدیک اس کا عرصہ چالیس ہزار سال بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے اور بعض تاریخ دانوں کے نزدیک یہ عرصہ ایک لاکھ تیس ہزار سال تک ممتد ہے۔ اس عرصہ میں بغیر کسی وقفہ، ملاوٹ اور خلل کے مذہب کی نشوونما جاری رہی۔'' (صفحہ:190)

یہ قدیم لوگ کم وبیش اڑھائی سو (250) لسانی گروہوں میں تقسیم تھے۔ جن کا مذہبی اور معاشرتی ارتقاء بالکل الگ الگ اپنی اپنی ڈگر پر جاری رہا، آپس کے رابطے محدود تھے، اور زبانوں کا اختلاف الگ ہے۔ بلکہ یہ لوگ روایتاً دوسروں سے میل جول اور روابط کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ یعنی ماہرین عمرانیات کو حیرت واستعجاب ہے کہ کس طرح آسٹریلیا کے قدیم باشندوں جیسی پسماندہ قوم اتنے زیادہ ترقی یافتہ نظریات کی حامل بن گئی۔

نیز The Encyclopaedia of Aboriginal Australia میں درج ہے کہ ''تمام براعظم آسٹریلیا کے مقامی لوگوں میں قدیم تصورات کا طویل سلسلہ، نہایت عجیب حد تک مشترک بھی ہے اور مختلف بھی یعنی ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ آسٹریلیا میں دراصل ایک ہی مذہب ہے جو Sociocultural اختلافات کے باوجود اپنی مرکزیت میں ایک ہی ہے۔

مگر یورپی آبادکاروں کے داخلہ سے صورتحال بدلنے لگی، دراصل 1606ء میں ڈچ مہم جوؤں نے اس پُرسکون علاقہ کو دریافت کیا اور پھر کالونیاں بنانے کے لئے یہاں بھی وہ سب کچھ ہوا جو باقی دنیا میں کیا گیا تھا اور ان آبادکاروں کی ڈیڑھ سوسالہ کوششوں سے مقامی لوگوں کی تعداد جو پہلے ساڑھے تین لاکھ (350,000) سے پانچ لاکھ سترہ ہزار (517,000) نفوس کے درمیان سمجھی جاتی تھی، کم ہوتی ہوئی اتنی زیادہ گرچکی ہے کہ آج آسٹریلیا کے یہ اصل باسی، اس کی کل آبادی کا محض 2.3 فیصد رہ گئے ہیں۔

نیز ''Stolen Generations'' جیسے سکینڈلوں کے منظرعام پرآنے سے آسٹریلوی وزیر اعظم کو اس مہذب دنیا کے سامنے ندامت کا بھی اظہار کرنا پڑا۔ الغرض ان آسٹریلوی ابری جینز کے ساتھ مہذب دنیا کے سلوک کی تاریخ نہایت ظلم وبربریت سے بھری ہوئی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس بابت فرماتے ہیں:

''آسٹریلیا کے پرانے باشندوں کا اب کہیں پتہ نہیں چلتا ان سب کو جو لاکھوں کی تعداد میں تھے یورپین لوگوں نے قسم قسم کی تکالیف اور دکھوں سے ایسا مٹایا کہ اب معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کہاں گئے۔'' (تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ:210)

براعظم آسٹریلیا میں تقریباً تمام جغرافیائی حالات میسر ہیں۔ سطح سمندر سے 7316 فٹ تک بلندی والی برف پوش پہاڑی چوٹیاں بھی ہیں اور تپتے ریگستان بھی ہیں۔ آتش فشانی پہاڑ اپنی چیخ دھاڑ مکمل کرکے اب پرسکون نیند سو رہے ہیں۔ موسلادھار بارشوں کی پیداوار اتنے گھنے جنگلات بھی ہیں جن میں 600 مختلف اقسام کے درخت ملتے ہیں۔ پھولدار پودوں کی اتنی کثرت ہے کہ ان کی خوشبوؤں کے تفاوت کے لحاظ سے درجنوں اقسام سامنے آچکی ہیں اور رنگ وروپ اور وضع قطع کے لحاظ سے ان کی اقسام نو ہزار سے بھی زیادہ ہیں۔

شاید انہی امور کا اثر ہے کہ دنیا کے اس سب سے بڑے جزیرہ کی کل انسانی آبادی کا اسی فیصد (80%) ساحلی علاقوں سے محض تین کلومیٹر کے اندر اندر آباد ہے اور وسطی آسٹریلیا آبادی سے تقریباً خالی اور بے آباد ہے۔ مگر یہ قدیم اقوام یعنی (Aboriginies) شمالی اور وسطی علاقوں میں تاحال اپنی روایتی مذہبی طور طریقوں اور قدیم طرز زندگی کو قائم رکھے ہوئے ہیں مگر نہایت قلیل تعداد میں، ان کا زیادہ ارتکاز Murray River کے ساتھ ساتھ ہے ان قبائل کے لئے لوگوں کی نئی نسل جدید تعلیم سے آراستہ ہوکر دیگر شعبوں کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر انجینئر بھی بن رہی ہے۔ آج ان لوگوں کی زبان ہے تو انگریزی مگر اس میں قدیم مقامی الفاظ اور محاورات کی اس غیر معمولی حد تک آمیزش ہے کہ اس کو الگ نام Australian Aboriginal English دیا گیا ہے۔

ان قدیم اقوام کے لئے معروف اصطلاح Aborigine لاطینی سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے: ''اولین معلوم یا قدیم ترین مقامی انسان''

آسٹریلیا کے مقامی لوگوں کے بارہ میں ابتدائی معلومات کا ماخذ وہ غیر مربوط مشاہدات ہیں جو اس براعظم کا سفر کرنے والے متفرق سیاحوں کے توسط سے محفوظ ہوئے ورنہ مقامی لوگوں میں اپنی تاریخ اور مذہب کا تحریری ریکارڈ رکھنے کا رواج نہ تھا۔ نیز لسانی گروہوں میں بٹے ہوئے قدیم آسٹریلوی معاشرہ کی 600 زبانوں میں سے محض چند زبانوں کا علم کتابی شکل میں مدون تھا۔ نیز قدیم پہاڑی غاروں میں ملنے والی عبادت گاہوں کے آثار، وہاں موجود نقش ونگار وغیرہ بھی ماہرین کے تحقیق میں معاون بنتے ہیں۔ دراصل ابری جینز میں زبانی روایات کا رواج تھا دیگر ذرائع ثانوی تھے۔

آسٹریلیا کی قدیم اقوام کے موضوع پر تحقیق کرنے والوں میں سے جرمنی کے ایک رومن کیتھولک پادری پیٹر، ولیم شمٹ (Peter William Schmidt) نے 1912ء اور 1925ء کے درمیان نہایت عرق ریزی سے سائنسی اصولوں کی روشنی میں بارہ جلدوں پر مشتمل ایک تحقیقی کتاب Usprung Gottesides لکھی۔ دیگر معروف محققین کے نام درج ذیل ہیں، E. Andrew Lang، A. W. Howitt، S. Hartland اور Mircea Eliade وغیرہ ہیں۔ مگر آسٹریلوی قدیم اقوام پر تحقیق کرنے والے ماہرین کی بابت چند امور نہایت قابل ذکر ہیں۔ اول: وہ اس میدان میں درکار نہایت ناگزیر سائنسی اصولوں سے واقفیت رکھنے والے ہوں۔

دوم: اپنے ذاتی عقائد اور مذہب کو تعصب کی حد تک اپنی تحقیقات پر اثرانداز ہونے سے باز رکھنے والے ہوں۔ مثلاً عام غلط فہمیوں کو نہ دہرائیں یعنی Baiame اور Grogorally کو عیسائی عقیدہ ''خدا باپ اور خدا بیٹا'' سے خلط ملط کرکے عوام کے سامنے پیش کرنے والے نہ ہوں۔ نیز عیسائی پادریوں کی آسٹریلیا آمد اور تبلیغی مہمات سے ماقبل اپنے مشاہدات مرتب کرنے والے ہوں۔

کیونکہ مذکورہ بالا امور میں کوتاہی کی وجہ سے سچ اور جھوٹ کو ملانے کی ناکام کوششوں کا سراغ بھی ملتا ہے۔

آسٹریلیا کے قدیم مذاہب پر تحقیق کرنے والوں کی ایک بڑی مشکل وہ خلیج ہے جو مقامی لوگوں اور غیروں کے درمیان حائل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''.......... بہت سے غیرملکیوں نے جو اُن قبائل کی زندگی اور تاریخ پر تحقیق کر رہے تھے اُن کے عقائد کو غلط سمجھا اور پھر اُن عقائد کو غلط طریق پر دنیا کے سامنے پیش کیا۔''

(الہام، عقل، علم اور سچائی از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع صفحہ:195)

توحید

معلوم دنیا سے الگ تھلگ ہزار ہا سال سے ایک جزیرہ پر رہنے والے آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کے مذہبی عقائد اور دیگر نظریات کی بلندی ماہرین کے نزدیک لائق حیرت ہے مگر ہمیشہ یاد رہنا چاہئے کہ نظریہ توحید باری تعالیٰ کسی تبلیغ اور تعلیم کا محتاج نہیں بلکہ اس کی حقیقت انسانی سرشت پر مرتسم ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے کہ اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں میں سے ان کی اولادوں کو لیا اور ان کو اپنی جانوں پر گواہ ٹھہرایا (اور پوچھا) کیا میں تمہارا رب نہیں؟ انہوں نے کہا، ہاں! ہاں ہم (اس بات کی) گواہی دیتے ہیں۔

(سورۃ الاعراف آیت:173)

نظریہ توحید تو اس حد تک وسیع اور جامع ہے کہ براعظم آسٹریلیا کیا، دیگر آسمانی اجرام کی آبادیاں بھی باہر نہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''آسمان کے لوگ بھی اس کے نام کو پاکی سے یاد کرتے ہیں اور زمین کے لوگ بھی۔ اس آیت میں اشارہ فرمایا کہ آسمانی اجرام میں آبادی ہے اور وہ لوگ بھی پابند خدا کی ہدایتوں کے ہیں۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10، صفحہ 375)

یہ اتنی واضح حقیقت ہے کہ اغیار بھی تسلیم کرتے ہیں کہ جہاں جہاں کسی بھی مذہب کی تبلیغ نہیں پہنچی وہاں مواخذہ تثلیث نہیں، توحید کے لحاظ سے ہوگا۔

لیکن ان قدیم اقوام کے مذاہب کی تاریخ کا مطالعہ اور تحقیق کرتے ہوئے ایک بنیادی غلطی یہ دہرائی جاتی ہے کہ وہاں خالص قرآنی توحید کی طرز پر مواد اور مثالیں تلاش کرنے کی سعی کی جاتی ہے

اورمطلوبہ معیار میسر نہ آنے پر ماہرین شش وپنج کا شکار ہوجاتے ہیں۔لیکن یہ یاد رہنا چاہئے کہ انسان کے ذہنی ارتقاء کی وجہ سے خداتعالیٰ نے اپنی ابدی صداقتوں کی جلوہ نمائی بھی ارتقائی طور پر فرمائی ہے۔یعنی سلسلہ انبیاء پر یکجائی نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان پر نازل ہونے والی تعلیم اورخدائی صفات کی جلوہ نمائی نے آغاز سے بلندترین سطح تک پہنچنے میں کئی منازل طے کی ہیں اور بالآخر خاتم النبیین حضرت محمد نبی کریم ﷺ پر وحی لیکرنازل ہونے والا فرشتہ بھی ''مرد کامل'' کی شکل پر نازل ہوا۔نیز یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری موجودہ دنیا کے انبیاء کے سلسلہ جدید جوحضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوکرحضرت احمد تک پھیلا ہواہے، کےعلاوہ دیگرقدیم مذاہب اوراقوام کا مطالعہ جیسا موادہمیں مہیا کرتا ہے،آسٹریلیا کی قدیم اقوام کے مطالعہ سے میسر آنے والا مواد اور دلائل اس سے مختلف نہ ہیں۔نیز محقق Lang اپنی کتاب Myth, Ritual and Religion کے حصہ اول مطبوعہ لندن 1901ء کے باب xi میں لکھتا ہے کہ ''محققین کے نزدیک آسٹریلیا کی ان قدیم اقوام کے ''توہماتی'' اور ''مذہبی'' معاملات آپس میں گڈمڈ ہوگئے ہیں۔''

ایک اورالجھن آسٹریلیا کی قدیم اقوام میں مستعمل لفظ ''ہائی گاڈز۔High Gods'' سے بھی پیدا ہوتی ہے جس کی بابت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''High Gods کی اصطلاح جمع پر دلالت نہیں کرتی جیسا کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے، کیونکہ آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کی زبان میں یہ اصطلاح ہمیشہ ایک واحد بالا تر ہستی کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ممکن ہے کہ یہ لوگ تعظیماً اس ہستی کے لئے جمع کا صیغہ استعمال کرتے ہوں''۔

(الہام،عقل،علم اور سچائی ازحضرت خلیفۃ المسیح الرابع صفحہ:191 حاشیہ)

پھر ایک اورالجھاؤ یہ دیا جاتا ہے کہ آسٹریلیا کے مذاہب اوران کی توحید والے عقائد عیسائی مشنریوں کی تبلیغ کے زیراثر ہیں لیکن یہ بات کئی لحاظ سے غلط ٹھہرتی ہے:

(1) زمانہ کا فرق: یہ فرق اس قدر نمایاں اور غیر معمولی ہے کہ عیسائی مشنریوں کا آسٹریلیا جا کر تبلیغ کرنا اورقدیم اقوام کا وجوداسی طرح ہے جیسے فرض کرلیا جائے کہ عیسائیوں کے موجودہ جرمن پوپ (جوزیف ریٹزنگر المعروف:بینڈکٹ 16th) نے 2000 سال قبل کے دمشقی پولوس سے ملاقاتیں کیں اورتمام علوم سیکھے اورسکھائے۔

(2) باپ قراردینا: اگر یہ قدیم اقوام اپنے معبود کو باپ کہا کرتی تھیں جیسے قبیلہ Wiimbaio میں لفظ Mami-ngata جس کا مطلب Our Father اور Mungan-Ngaua جیسے الفاظ جس کا مطلب fathers ہے۔اس بات کو بنیاد بنا کرآسٹریلوی توحیدکوعیسائیت کی مشنری سرگرمیوں کی تاثیر قرار دینے لگیں تو وہ الفاظ بھی ملتے ہیں جو ''ماں'' کا معانی دیتے ہیں،لہٰذا یہ عذرمحض ایک ظلم ہے۔ورنہ معبود کو باپ کی طرح معزز قرار دینا تو اچھی عادت ہے اورعین فطرت کے مطابق ہے جیسا کہ اس آیت قرآنی سے روشن ہورہا ہے۔

''اللہ کا ذکرکرو جس طرح تم اپنے آباء کا ذکر کرتے ہو، بلکہ اس سے بھی زیادہ ذکر''

(سورۃ البقرۃ۔آیت:201)

(3) نیز عیسائی تبلیغ کا اثر ہوتا تو پھر توحید کیوں، تثلیث نظر آنی چاہئے مگر سارے آسٹریلیا کی قدیم اقوام میں تثلیث کا نام ونشان نہیں ملتا۔

(4) پھراگرآسٹریلیا کی ''توحید'' عیسائی پروپیگنڈا کی وجہ سے ہے توان قدیم قبائل کی عورتیں اور بچے کیوں معبودوں کے اسماءاوررسومات سے بے خبر رہتے تھے؟ کیونکہ عیسائی مشنری تو قبائل میں جاکرسرعام وعظ کرتے ہونگے صرف مردوں کوخفیہ درس دینا تو ابہام پیدا کرتا ہے۔

اس بابت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

''ایک اورثبوت بھی اس کے رد میں میں پیش کرتا ہوں جو خودان فلسفیوں کی تحقیقاتوں سے ہی ملتا ہے اور وہ ثبوت یہ ہے کہ تہذیب کے ادنیٰ ترین مقام پر جو قبائل اس وقت دنیا میں پائے جاتے ہیں اورمشرکانہ خیالات میں شدت سے مبتلا ہیں ان میں بھی ایک خدا کا خیال پایا جاتا ہےاور یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ توحید کا دور پہلا تھا کیونکہ ان کے حالات سے ثابت ہے کہ وہ باوجود ایک بڑے خدا کو ماننے کے اس کی پوجا نہیں کرتے۔ پوجا وہ اپنے قومی دیوتاؤں کی ہی کرتے ہیں۔ آسٹریلیا، مکسیکو، افریقہ کے قبائل کی تحقیق جو کمپیریٹو ریلیجنز (Comparative Religions) والوں نے کی ہےاس میں تسلیم کیا ہے کہ ان اقوام میں ایک بڑے خدا کا خیال موجود ہے جو ان کے نزدیک نظر نہیں آتا اورآسمانوں پر ہے۔اب سوال یہ ہے کہ عقلی طور پر ایسے انسان اس خیال کی طرف زیادہ راغب ہونگے جو پہلے پیدا ہوا یا بعد میں پیدا ہونے والے خیال کی طرف زیادہ راغب ہونگے ظاہر ہے کہ انسان پر وہی خیال زیادہ غالب ہوتا ہے جو آخر میں پیدا ہوا ہو۔ اب اگر ایک خدا کا خیال بعد میں پیدا ہوا تھا تو چاہئے تھا کہ ان وحشی قبائل میں جو قدیم زمانہ کی یادگار ہیں اس غیرمرئی خدا کی پرستش زیادہ کی جاتی اور ان خداؤں کی پرستش کم کی جاتی جو پہلے خیالات کا نتیجہ تھے کیونکہ ترقی یافتہ خیال غالب ہوا کرتا ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ واقعہ اس کے برخلاف ہے میکسیکو،**آسٹریلیا** اور افریقہ کے ان وحشی قبائل میں جن میں ایک غیرمرئی اورسب سے بڑے خدا کا خیال پایا جاتا ہے اس کی عبادت بالکل مفقود ہے یا نہ ہونے کے برابر ہے اور چھوٹے خداؤں اور قومی دیوتاؤں کی پرستش وہ لوگ خوب کرتے ہیں جس سے صاف ثابت ہے کہ مشرکانہ خیالات توحید کے خیالات کے بعد پیدا ہوئے اسی لئے ان کی زندگی پر وہی غالب نظر آتے ہیں۔''

نیز فرمایا:

''پھر آسٹریلیا کا علاقہ جو چند صدیوں سے ہی دریافت ہوا ہے اور جہاں کے لوگ باقی دنیا سے بالکل منقطع ہو رہے تھے اور اس قدر وحشی اور خونخوار تھے کہ ان کا قریباً خاتمہ ہی کر دیا گیا ہے ان کے ایک قبیلہ کا نام **آرنٹا** ہے وہ ایک ایسے خدا کا قائل ہے جسے آلٹجیرا کہتے ہیں ان کا خیال ہے کہ چونکہ وہ حلیم ہے اس لئے سزا نہیں دیتا پس اس کی عبادت کی ضرورت نہیں۔''

فرمایا:''اسی طرح آسٹریلیا کے بعض اور قدیم باشندے **نورینڈیرّ** کو شریعت دینے والا خدا سمجھتے ہیں۔**وومبو** ایک پرانا وحشی قبیلہ ہے وہ نوریلی کے نام سے ایک زبردست خدا کی پرستش کرتا ہے۔''

(تفسیر کبیر جلداول صفحہ 119 اور 120)

اہل مغرب کی ایک بلاوجہ کی پریشانی

آسٹریلیا کی قدیم اقوام کے موحدانہ اور غیر معمولی طور پر اعلیٰ عقائد اورنظریات سے خوفزدہ ہوکرتوحید کے دشمن عناصر نے اپنی شدت پسندی کی وجہ سے اہل آسٹریلیا کو کسی ''مہذب دنیا'' سے آئے ہوئے مہاجر ثابت کرنے کی کوششیں کیں، نیز ان کے ''اساتذہ'' تلاش کرنے کی بھی سعی لاحاصل میں مصروف رہے۔

مگر سال رواں 2011ء کے دوران تحقیق کاروں نے ابری جنیز کے ''جینیاتی مواد'' کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ خاص اورنہایت حیران کن ثبوت حاصل کئے کہ ابری جنیز آبادی باسٹھ ہزار (62,000) سال سے پچھتر ہزار (75,000) سال قبل یورپین اورایشین آبادی سے الگ تھلگ ہوگئی تھی یعنی یورپین اور ایشیائی آبادی کے متفرق ہونے سے کم وبیش چوبیس ہزار (24,000) سال قبل۔

ان قدیم اقوام کی توحید کو متاثر کرنے کی مہم میں یہ مغربی محققین اس حدتک گئے ہیں کہ ابری جنیز کا لباس بھی عیسائی مشنریوں سے متاثرہ قرار دیتے ہیں۔

نبوت

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ آسٹریلیا کی قدیم اقوام میں نہ تو ماضی میں نبوت کا پتہ چلتا ہےاورنہ ہی مستقبل کے ہزارسالہ پروگرام (millenarianism) کا کوئی سراغ نہیں ملتا ہے۔لیکن یہ قول قرآنی تعلیم کی روشنی میں غلط ٹھہرتا ہے کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ:

کوئی قوم ایسی نہیں جس میں ہوشیار کرنے والا نبی مبعوث نہ ہوا ہو۔

(سورۃ الفاطر آیت نمبر 25)

اب اگرکسی ایک بھی نبی کا ذکر نہ ملے مگر آسٹریلیا کے قدیم لوگوں کے حالات اوران کی میسر اورمحفوظ تعلیمات ہی اس بابت گواہی دے رہے ہیں کہ ان اقوام میں خدائی ہدایت پہنچانے والےضرورآئے خواہ ان کی شکل اورحالت موجودہ زمانہ میں قرآن کریم کے نزول کے بعد کسی نبی کے لئے متصور ہونے والی شکل اور حالت سے مختلف ہو۔

خالق

تمام آسٹریلیا میں یہ عمومی عقیدہ پایا جاتا ہے کہ دنیا، انسان ،مختلف جانور اور پودے کو خاص ''مافوق الفطرت ہستیوں'' نے پیدا کیا اور بعد ازاں یہ وجود غائب ہوگئے،کچھ آسمان کی وسعتوں میں کھوگئے اور کچھ زیرزمین داخل ہوگئے۔ بالفاظ دیگرسارے براعظم آسٹریلیا میں ایک ہی تصور ہے کہ ساری مادی کائنات ''Formless'' ہے (یاد رہے کہ ان قدیم اقوام کی ''کائنات'' وہی تھی جس کو وہ جانتے تھے یعنی اپنے علاوہ دیگرآبادیوں کے قائل نہ تھے) نیز یہ کائنات آغاز سے ہی ''Given'' شکل میں موجود تھی اوراستعمال کے لئے تیارتھی۔ انسانی وقت تب شروع ہوا جب دیوتاؤں نے انسانوں جیسی تخلیق پکڑی اورسارے براعظم میں پھیل گئے دوسروں سے ملے اور زمین کے موجودہ خدوخال اور ہیئت بدل ڈالی۔ انہی دیوتاؤں نے موجودہ ابری جنیز کے آباء واجداد کو جنم دیا اور ساری زمین پر پھیلایا، عبادت کے طریق سکھائے اور جب وہ مافوق الفطرت وجود اپنی ''Physical Death'' کو پہنچے تو پہاڑوں کی چوٹیوں اورمتفرق نشیب وفراز کی صورت میں اپنے اثرات اورنشانیاں پیچھے چھوڑ گئے۔

محقق Howitt نے اپنی کتاب Native Tribes کے صفحہ 503 پر لکھا ہے کہ ان قدیم اقوام کا معبود ''All Fathers'' کا وجود قبیلے کے سردار کے طرز پر ہوتا ہے جس کی صفات میں شامل ہے کہ اس نے ساری دنیا یا اس کا بڑا حصہ تخلیق کیا ،جس کے اور بھی غیرمعمولی کام ہیں، اس کا نام نامی سوائے خاص مقدس مواقع کے لینا معاشرتی طور پر ممنوع ہے۔وہ ہر ایک جگہ جاسکتا ہے اور ہر ایک کام کرسکتا ہے۔ نیزمعبود

"All Fathers" کا عقیدہ ساحلی اور زیادہ پانی والے علاقوں کے لوگوں میں فطری طور پر موجود تھا۔

یہ تخلیق نظام شمسی کی تخلیق کی طرح عدم سے پیدائش کرنا نہ تھا بلکہ ان مافوق الفطرت ہستیوں نے پہلے سے موجود مواد اور اشیاء کو موڑنا، جوڑنا اور ڈھالنا وغیرہ تھا۔ لیکن Mircea Eliade کے مطابق کچھ قبائل ایسے بھی ہیں جو ایسی بالا ہستی کے قائل نہ ہیں۔ نیز بعض خاص علاقوں میں تصویر پرستی کے شواہد بھی ملتے ہیں۔

مافوق الفطرت ہستیوں کی جانب سے انسان کی پیدائش بھی پہلے سے موجود "بے ترتیب اور عجیب وغریب ہستی" کو انسانی شکل دینا ہی ہے۔ نیز قدیم روایات انسان کے کسی مادہ سے تجسیم پانے سے کہیں زیادہ اس کے جسمانی اعضاء کی تشکیل اور روحانی ہدایات سے فیض یاب ہونے پر زیادہ زور دیتی ہیں۔

محقق Howitt اس حقیقت پر کافی حیران تھا کہ تمام آسٹریلیا کے قدیم قصوں کہانیوں میں انسانیت کو دیگر حیوانات پر ایک گونا گوں برتری نظر آتی ہے۔ ان قدیم اقوام کی مزعومہ کائنات صرف سرسری تعلیمات اور رسومات کا مجموعہ نہ ہے بلکہ وہ اپنے پورے قدرتی ماحول کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور معاشرے کے تمام مرد و زن کی زندگی اور رہن سہن کی راہیں بھی انہی تعلیمات سے تشکیل پاتی ہیں۔

ان مافوق الفطرت ہستیوں کے متفرق کاموں میں سے چند ایک درج ذیل ہیں: زمین کی فطری پیداوار کا خیال رکھنا، موسموں کا ادل بدل کرنا، زمین کی زرخیزی بحال رکھنا، زمین پر توازن قائم رکھنے کے لئے دیگر (Species) اجناس وانواع کی بھرائی کرتے رہنا۔ وغیرہ وغیرہ

پھر یہ تصور ہے کہ وہ تمام جگہیں جہاں وہ Mythical Beings رہتی ہیں وہ قیمتی ذخائر کا مجموعہ ہوتی ہے وہ طاقت ازل سے ہے اور نہ کمزور ہوتی ہے اور نہ ہی اسے کوئی نقصان یا کمی آتی ہے۔

یہ بالا ہستیاں کم کم ہی کسی پر ظاہر ہوتی ہیں یعنی صرف ان پر جو ان ہستیوں سے خاص روحانی تعلق رکھتے ہیں اور اسی طرح لوگ بھی از خود ان بالا ہستیوں تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہر علاقہ میں ایسے طاقت کے ذخائر ہوتے ہیں جن میں ایک یا دو ایسی بالا ہستیاں موجود رہتی ہیں لیکن DreamTime کے ختم ہو جانے کی وجہ سے ہم براہ راست ان کو دیکھ نہیں پاتے ہیں۔ موسموں کے تغیر وتبدل کے لئے بعض خاص بالا ہستیوں کو بلانے کی ضرورت ہوا کرتی ہے یعنی یہ بالا ہستیاں اپنی جگہ موجود تو ہوتی ہیں لیکن انسانی عمل دخل کا انتظار کر رہی ہوتی ہیں مثلاً ایک بچہ کی ولادت سے قبل اس کے اندر روح کے ادخال کے دو طریق ہو سکتے ہیں اول وہ عورت جو حاملہ ہونے والی ہے وہ کسی خاص بالا ہستی کی جگہ کے پاس سے گزرتی ہے تو روح داخل ہو جاتی ہے اور دوم طریق یہ ہے کہ بچے میں روح کے ادخال کے لئے خاص مذہبی رسومات کی بجا آوری ضروری ہوتی ہے۔

ہر قدیم معاشرتی گروہ میں ایسے الفاظ ملتے ہیں جن کا ترجمہ Sacred یا Set Apart کیا جا سکتا ہے یہ الفاظ ان خصوصیات کے لئے استعمال ہوتے ہیں جن کو اگر کوئی غیر اہل، ناواقف اور غیر حقوق والا استعمال کرلے تو اس کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ان مقاصد کے لئے استعمال ہونے والے اصل زبان کے الفاظ کا تلفظ درج ذیل ہو سکتا ہے: Maeiin Dall Duyo وغیرہ وغیرہ۔

ایسے الفاظ استعمال کرکے بعض خاص رسومات، خاص نشانات EMBLEMS، مقامات، گیتوں، اشیاء اور اشخاص کو عام عوام سے منفرد کیا جاتا ہے۔ ان الگ کردہ چیزوں تک رسائی کے لئے عمر، جنس (یعنی مرد یا عورت) مذہبی مقام و مرتبہ (یعنی کس درجہ تک عبادت مکمل کر چکا ہے) اہم ہیں بالفاظ دیگر یہی امور معیار ہیں اور اساس ہیں لیکن ان تمام قیود کے باوجود مذہب بھی وسعت والا ہے اور مقدس چیزیں بھی محدود نہ ہیں۔

ان قدیم اقوام کی میسر تاریخ اور شواہد بتاتے ہیں کہ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی مکمل مذہبی آزادی میسر تھی لیکن عبادات ورسوم کا ظاہری فرق دراصل مردوں اور عورتوں کے بوجھ اٹھانے کی طاقت کے فرق کی وجہ سے ہے۔ مردوں اور عورتوں کی عبادات ورسوم کا مزید گہرا مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ عبادات "درون خانہ" اور "بیرون خانہ" کی تقسیم بھی رکھتی ہیں اور ان تقسیموں کا خیال نہ رکھنے سے عبادت کی تاثیر بھی متاثر ہوتی ہے۔ ہر مرحلہ کی خاص عبادات، اس عابد کے اس وقت تک کے علم اور معلومات سے تعلق رکھتی ہیں معلومات میں ترقی عبادات کے درجات میں بھی رفعت بخشتی ہے کیونکہ ایسا عابد خاص رازوں پر بھی اطلاع پاتا جاتا ہے۔ مثلاً کسی قبیلہ کی خاص بڑی عبادات کے انعقاد کے وقت اس عبادت کے اجلاس کا "سربراہ" لوگوں کو داخلہ کی اجازت دیتا ہے صرف مذہبی لیڈر اور تمام رازوں سے آشنا بزرگ مرد و زن کو اجازت درکار نہیں ہوتی ہے۔ ان عبادات کا مقصد اپنے علاقہ/زمین سے اپنی محبت کا اظہار کرنا ہوتا ہے۔ ان عبادات کے کئی کئی ادوار ہوتے ہیں جو کئی ہفتے جاری رہتے ہیں ان میں اندرون اور بیرون خانہ رسومات ادا کی جاتی ہیں۔ ان کی خاص تیاریاں کی جاتی ہیں مثلاً EMBLEMS (خاص نشانیاں) تیار کی جاتی ہیں۔ مقدس مقامات کی زمین مرمت کی جاتی ہے۔ اردگرد کے متعلقہ لوگوں کو دعوت نامے ارسال کئے جاتے ہیں۔ کھانا پینا جمع کرنے اور لوگوں میں بروقت انتظام کے ساتھ تقسیم کرنے کی ذمہ داری خواتین کے سپرد ہوتی ہے۔ لیکن بعض دفعہ مردوں کی مدد بھی حاصل کی جاتی ہے تا کہ وہ کھانے کا ایک جزو، گوشت شکار کرکے مہیا کریں۔

عبادات کی شکل اس طرح پر ہے کہ DreamTime میں ہونے والے کسی ایک واقعہ کی دہرائی کے لئے ایک رسم ادا کی جاتی ہے جس کا ایک Director ہوتا ہے اور باقی لوگ Worker بن جاتے ہیں۔ وہ ڈائریکٹر اس رسم کی بجا آوری کے تمام مراحل کا انتظامی امور کا ذمہ دار بن جاتا ہے۔ اس سربراہی کا سبب، اس شخص کا بالا ہستیوں سے نسبتاً خاص تعلق رکھنا ہے۔ اس سربراہی مقام کے لئے عمر کی تعیین نہ ہے۔ بلکہ بالا ہستی سے تعلق کی برابری کی صورت میں Directorship کے لئے مذہب کا وافر علم، تجربہ اور عام معاشرتی اثر ورسوخ فیصلہ کی بناء بنتے ہیں۔ عبادت کی تاثیر کا انحصار اس ڈائریکٹر پر بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن عملی طور پر اگلی کسی رسم کی ادائیگی کے وقت وہی ڈائریکٹر، کارکن بن جاتا ہے اور کارکن ڈائریکٹر بن جاتا ہے۔ الغرض عبادات اور رسوم کی یہ دشوار مہم جوئی جیسی تقاریب اس قبیلہ کے Home Camp اور اردگرد کے مہمانوں کی مشترکہ تعاون کی مرہون منت ہوا کرتی ہیں۔

تمام آسٹریلیا میں فطرت سے تعلق رکھنے والی اور خارق عادت اعمال بجالانے والی متفرق ناموں والی کئی مافوق الفطرت ہستیوں کا پتہ ملتا ہے۔ ان کے اسماء کا فرق، ان قبائل کے سراسر مقامی ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

مثلاً ومبایو Wimbaio قبیلے کا عقیدہ ہے کہ زمین کی تخلیق کے وقت خدا زمین کے بالکل قریب تھا لیکن اس کام کی تکمیل کے بعد وہ آسمان کی بلندیوں کی طرف واپس چلا گیا اسی طرح قبیلہ "ووجوبالک" کا عقیدہ ہے کہ بنجل (Bunjil) نامی ایک بالا ہستی پہلے زمین پر عظیم انسان کی شکل میں موجود تھی لیکن بالآخر آسمان کی طرف پرواز کر گئی۔

نیز ماہرین بتاتے ہیں کہ آسٹریلیا کے شمالی علاقہ Arnhem Land میں ایک عابد جب دیوتا بنام Djangwwal کے "زمانہ خواب" کے ایک سفر کی منظر کشی کرتا ہے اور یہی عبادت ہے۔ جس طرح اس "مافوق الفطرت ہستی" نے تخلیق کے دوران جو جو اعمال کئے ان کی منظر کشی کرنا عبادت ہے۔ وہی روپ دھارے جاتے ہیں حتیٰ کہ اپنے اس سفر کے دوران Djangwwal نے جس جس چیز اور پرندے اور جانور کو دیکھا اس کی بھی منظر کشی کی جاتی ہے۔ ایک اسطوری قصہ میں مندرج پیدائش کے واقعہ کو ظاہری شکل دینے کے لئے عبادت ورسومات کے لئے مخصوص میدان میں ایک خیمہ (HUT) کھڑا کیا جاتا ہے جو اسطوری وجود کی Womb کا قائم مقام ہوتا جاتا ہے اس Womb میں پیدا ہونے والے بچوں کی قائم مقامی میں چھوٹے سے لکڑی کے ستون پیوست کئے جاتے ہیں۔ ان ستونوں کو مقدس جانا جاتا ہے اور ان کے خاص اسماء بھی ہوتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

پھر انسائیکلو پیڈیا بتاتا ہے کہ عظیم Kunapipi جس کا دوسرا تلفظ Gunabibi بھی ہے، سارے براعظم میں پھیلا ہوا ہے یعنی تمام علاقوں میں اس کا نام قدرے مختلف تلفظ کے ساتھ بولا جاتا ہے۔ اسے "متحرک فرقے" کا نام دیا جاتا ہے۔ اسی Kunapipi نے ختنہ کو فروغ دیا۔ وغیرہ

پھر لکھا ہے کہ ان وجودوں کا میدان عمل اس مادی دنیا تک ہی محدود نہیں بلکہ Daramulun انسان کے مرنے کے بعد ان کی ارواح سے ملتا ہے اور ان کی نگہداشت کا کام کرتا ہے۔

وسطی علاقہ میں Lake Eyre میں Dierri Myth کے مطابق Muramura نے گانے گا کر میٹھے اور کڑوے پودے اگائے۔

پھر جنوبی آسٹریلیا میں دریائے Murrey کے نچلے علاقہ کی معروف توہماتی شخصیت Ngurandiere نے ایک مچھلی لی جو اس کے بیویوں کے بھائی نے پکڑی تھی اس کو کئی حصوں میں کاٹا اور دریاؤں اور جھیلوں میں وہ ٹکڑے پھینک دیئے اور ہر ٹکڑا (Nepali) کو الگ الگ نام دیا جس سے متفرق انواع و اقسام کی مچھلیاں آئندہ زمانہ کے لئے لوگوں کے لئے میسر آنے لگیں۔

Rainbow Serpent کے علاوہ ان مافوق الفطرت وجودوں میں سے چند ایک اسماء درج ذیل ہیں: Manger-kunjer-kunja، Wuripranili، Bagadjimbiri وغیرہ

ان تمام امور کا خلاصہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

"آسٹریلیا کے تمام قبائل بلا استثنا تمام کائنات کی تخلیق کرنے والی ایک بالا ہستی پر ایمان رکھتے ہیں۔ تفصیلی مطالعہ سے کہیں کہیں ان کے عقائد میں معمولی فرق ضرور نظر آتا ہے اور کچھ اصطلاحات بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لیکن عمرانیات اور انسانی ارتقاء کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ وہ سب قبائل ایک بالا ہستی پر ایمان رکھتے ہیں۔ بالفاظ دیگر اللہ، خدا، پرماتما، برہما اسی ہستی کے دوسرے نام ہیں"۔

(الہام، عقل، علم اور سچائی صفحہ: 191-190)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم وجاہت احمد قمر صاحب معلم سلسلہ چک نمبر 45/R.B مڑ ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے فراست احمد قمر واقف نو نے خدا کے فضل سے مورخہ 28فروری 2013ء کو قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ 28فروری 2013ء کو بعد نماز مغرب تقریب آمین منعقد کی گئی۔ محترم ذیشان علوی صاحب مربی ضلع ننکانہ صاحب نے عزیزم سے قرآن پاک کے حصص سنے اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کے بیٹے کو قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے، سمجھنے اور عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

محترمہ سیدہ شاہدہ بانو صاحبہ بنت مکرم سید احمد علی شاہ صاحب مرحوم سابق نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ لاہور سے تحریر کرتی ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم سید علی احمد صادق صاحب ڈنمارک کو گرنے کی وجہ سے شدید چوٹیں آئی ہیں۔ جس کی وجہ سے بایاں بازو اور ٹانگ مفلوج ہوگئی ہے اور ہارٹ اٹیک بھی ہوا ہے۔ ان کی انجیوگرافی متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت والی لمبی زندگی دے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم عبدالخالق خان صاحب وکالت مال اوّل تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 27فروری 2013ء کو ایک بیٹے کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرماتے ہوئے نبیلہ خالق نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم عبدالکریم خان صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم نعیم احمد قریشی صاحب قریشی سٹمپ میکر ریلوے روڈ ربوہ کی پہلی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالحہ، خادمہ دین اور صحت و سلامتی والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے نیز اس کے نصیب نیک کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نصیر احمد کھرل صاحب مربی ضلع بدین تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں اور خسر محترم عبدالجبار صاحب حمیر ٹاؤن گلشن جامی کراچی مورخہ 14 مارچ 2013ء کو بعمر 74 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ گلشن جامی کراچی میں محترم اقبال منیر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور باغ احمد کراچی میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔ ماموں جان اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی، خلافت کے ساتھ عشق رکھنے والے، عہدیداران اور نظام جماعت کا احترام کرنے والے اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ مرحوم خدا ترس، غرباء کے ساتھ پیار کرنے والے، ان کی مشکلات حل کرنے والے، مہمانوں کی مہمان نوازی کر کے خوش ہونے والے، بچوں بڑوں اور عزیز و اقارب سے شفقت و محبت سے پیش آنے والے اور ہر حال میں خدا تعالیٰ کا شکر بجالانے والے تھے۔ گزشتہ دو سال سے گردے فیل ہو جانے کی وجہ سے بہت تکلیف میں تھے لیکن کبھی بھی ناامیدی اور ناشکری کے کلمات زبان پر نہیں لائے اور ہر حال میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہے اور خاکسار کو کہتے رہے کہ حضور پُرنور کو دعا کے لئے لکھیں۔

محترم ماموں جان کی وفات پر پاکستان اور دنیا بھر سے عزیزوں دوستوں اور احباب جماعت نے بذریعہ ٹیلی فون اور خود آ کر تعزیت کی خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ تمام احباب وخواتین کے شکر گزار ہیں کہ ہمارے ساتھ دکھ کی اس گھڑی میں برابر شریک ہوئے اور ہمارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ محترم ماموں جان نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم شاہد محمود صاحب، ایک بیٹی تین بھائی اور چار بہنیں چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

5/اپریل 2013ء

ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں	5:00 am
تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث	5:20 am
یسرنا القرآن	5:50 am
دورہ حضور انور مغربی افریقہ	6:20 am
جاپانی سروس	7:15 am
ترجمۃ القرآن کلاس	8:05 am
آئینہ	9:20 am
لقاء مع العرب	9:55 am
تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث	11:00 am
یسرنا القرآن	11:30 am
دورہ حضور انور مغربی افریقہ	11:50 am
سرائیکی سروس	12:40 pm
راہ ہدیٰ	1:25 pm
انڈونیشین سروس	3:00 pm
فقہی مسائل	4:00 pm
خطبہ جمعہ LIVE	5:00 pm
سیرت النبیؐ	6:15 pm
تلاوت قرآن کریم	7:05 pm
یسرنا القرآن	7:15 pm
بنگلہ پروگرام	7:35 pm
خلافت احمدیہ سال بہ سال	8:50 pm
خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اپریل 2013ء	9:20 pm
یسرنا القرآن	10:35 pm
ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں	11:00 pm
دورہ حضور انور مغربی افریقہ	11:20 pm

6/اپریل 2013ء

ریئل ٹاک	12:10 am
فقہی مسائل	1:10 am
خطبہ جمعہ 5/اپریل 2013ء	2:00 am
راہ ہدیٰ	3:15 am
ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں	5:00 am
تلاوت	5:20 am
یسرنا القرآن	5:40 am
دورہ حضور انور مغربی افریقہ	6:10 am
خطبہ جمعہ 5/اپریل 2013ء	7:10 am
راہ ہدیٰ	8:20 am
لقاء مع العرب	9:55 am
تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات	11:00 am
الترتیل	11:15 am
خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2010ء	11:55 am
بین الاقوامی جماعتی خبریں	1:00 pm
سٹوری ٹائم	1:30 pm
سوال وجواب	1:55 pm
انڈونیشین سروس	2:55 pm
خطبہ جمعہ 5/اپریل 2013ء	3:55 pm
تلاوت قرآن کریم	5:10 pm
الترتیل	5:25 pm
انتخاب سخن LIVE	6:00 pm
بنگلہ پروگرام	7:05 pm
سپاٹ لائیٹ	8:10 pm
راہ ہدیٰ LIVE	9:00 pm
الترتیل	10:35 pm
ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں	11:05 pm
الحوار المباشر LIVE	11:30 pm

7/اپریل 2013ء

بین الاقوامی جماعتی خبریں	1:35 am
سٹوری ٹائم	3:40 am
خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اپریل 2013ء	4:05 am
ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں	5:20 am
تلاوت قرآن کریم	5:35 am
الترتیل	5:50 am
خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2010ء	6:25 am
سٹوری ٹائم	7:30 am
خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اپریل 2013ء	8:00 am
سپاٹ لائیٹ	9:10 am
لقاء مع العرب	9:50 am
تلاوت قرآن کریم	11:00 am
یسرنا القرآن	11:30 am
حضور انور کے ساتھ طلباء کی ایک نشست	11:50 am
فیتھ میٹرز	1:00 pm
سوال وجواب	2:00 pm
انڈونیشین سروس	3:05 pm
سپینش سروس	4:10 pm
تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث	5:15 pm
یسرنا القرآن	5:50 pm
خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اپریل 2013ء	6:05 pm
بنگلہ پروگرام	7:05 pm
حضور انور کے ساتھ طلباء کی ایک نشست	8:10 pm
کسوٹی	9:30 pm
Beacom of Truth (سچائی کا نور) LIVE	10:00 pm
ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں	11:00 pm
الحوار المباشر	11:30 pm

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

27 مارچ 2013ء

4:00 am	مجلس سوال و جواب
6:15 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء
11:40 am	جلسہ سالانہ برطانیہ 2010ء
1:40 pm	مجلس سوال و جواب
6:00 pm	خطبہ جمعہ 15 جون 2007ء
8:10 pm	فقہی مسائل
11:30 pm	جلسہ سالانہ برطانیہ 2010ء

درخواست دعا

❁ مکرمہ درثمین طاہر صاحب ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن اہلیہ مکرم محمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے والد محترم رشید احمد صابر صاحب سابق اکاؤنٹنٹ جماعت احمدیہ امریکہ ابن حضرت میاں روشن دین صاحب زرگر رفیق حضرت مسیح موعود مختلف عوارض سے بیمار ہیں اور آجکل ریڈی ایشن کے ذریعہ بھی علاج ہو رہا ہے۔ احباب سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

❁ مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع شیخوپورہ اور ننکانہ صاحب کے دورہ پر ہیں۔

احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 27۔مارچ

طلوع فجر	4:37
طلوع آفتاب	6:02
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	6:26

الصادق اکیڈمی بوائز ہائی سکول دارالصدر جنوبی کلاس 6th تا 9th داخلہ شروع

☆ بہترین عمارت، ماحول، مکمل لیبارٹری، لائبریری کی سہولت۔ میٹرک کے شاندار رزلٹ کا حامل ادارہ

☆ تجربہ کار اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی، بچوں کے بہتر مستقبل اور داخلہ کیلئے دفتر سے فوری رابطہ کریں۔

☆ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ ☆ چند اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں۔

☆ 9th کی نئی کلاسیں جاری ہیں۔

پرنسپل الصادق بوائز سکول نزد مریم ہسپتال ربوہ فون: 0345-7593141,047-6214399

لہنگا، ساڑھی اور عروسی ملبوسات کا مرکز

ورلڈ فیبرکس ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ

نوٹ: ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہو سکتا ہے۔

❖ اکسیر بلڈ پریشر ❖

ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

مکان برائے فروخت

محلہ دارالصدر 6/12 ربوہ

برقبہ 10 مرلے

رابطہ: ملک محمود احمد

0346-8991210

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

F R S RABWAH

فیوچر ریس سکول ربوہ

● یورپین طرز تعلیم، کوئی ہوم ورک نہیں۔

● بی ایس سی اور ماسٹرز ٹیچرز کی ضرورت ہے

● نرسری تا پنجم داخلے جاری ہیں۔

دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ

فون: 047-6213194 موبائل 0332-7057097

FR-10